



## سوال

(104) کیا مقتدی کے لیے مستحب ہے یا نہیں کہ قرآن مجید کی جن سورتوں کے آخر میں جوابات دینا احادیث میں آیا ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید کی جن سورتوں کے آخر میں جوابات دینا احادیث میں آیا ہے، کیا وہ جوابات صرف امام کوہینے چاہئیں یا مقتدی کے لیے بھی جائز و مستحب ہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کی جن سورتوں کے جوابات حدیثوں میں آگئے ہیں وہ جس طرح امام کے لیے جائز و مستحب ہیں اسی طرح مقتدی کے لیے بھی جائز و مستحب ہیں، بلکہ مندرجہ ذیل واقعہ سے جو حدیث میں آیا ہے ثابت ہوتا ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سامعین کا جواب دینا بہت محبوب تھا۔ چنانچہ مشکوٰۃ باب القراءۃ فی الصلوٰۃ میں ہے۔ عن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیہم سورۃ الرحمن من اولہا الی آخرہ فسکتوا فقال لقد قرأنا علی الجن لیلة الجن فکانوا احسن مردوداً منکم کنت کما تیت علی قولہ فبائی الاء ربکما تکذبان۔ قالوا لا بشئ من نعمک ربنا تکذب فلک الحمد۔ (رواہ الترمذی وقال هذا الحدیث غریب ص ۴۳) یعنی ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے پاس آئے اور سورہہ رحمن ساری پڑھی، صحابہ خاموش سنتے رہے۔ آپ نے فرمایا میں نے سورہہ رحمن جنوں پر لیلتہ الجن میں پڑھی تھی۔ جب بھی میں آیت ”فبائی الاء ربکما تکذبان“ پر پہنچتا تو وہ نہایت لہجھا جواب دیتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بہت پیاری لگتی تھی کہ سامعین بھی جواب دیں۔ لہذا مقتدی کو جواب دینا چاہیے۔

## فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 2 ص 98-99

محدث فتویٰ